



## Da'esh ke Iraq mein hezimet, Mehrakat aur Netaaj



## Da'esh ke Iraq mein hezimet, Mehrakat aur Netaaj

[[[ Khassat tajreeh ]]]

Da'esh jis رفتار اور شدت کیساتھ عراق میں سنیوں کے علاقوں میں آئی تھی، آج کل اسکی واپسی کی رفتار اگر اس آمد جیسی نہی تو کم بھی نہی۔

? ترکی افواج نے جب سہ شام ترکی بارہر پر جرابلس سے معرکہ درع الفرات کا آغاز کیا تب سہ آپ ان کی ہزیمت اور سنی لوگوں کی

فتوحات کو دیکھ سکتے ہیں کہ تقریباً روزانہ کوئی نہ کوئی بستی ان داعشی درندوں سے آزاد کروا لی جاتی ہے اور وہاں کے باسیوں کو آزادی سے چیننے کا حق دیا جاتا ہے۔ جرابلس سے لیکر اعزاز تک ایک سو کلومیٹر سے زیادہ بار بار کا علاقہ داعش سے آزاد کروا لیا گیا اور پھر رفتہ رفتہ یہاں سے مارع تک پہنچ گئے۔

؟ اسی میں داعش کا ایک بہت مضبوط گڑھ دابق کو بھی داعش سے صاف کروا لیا گیا جس کا داعشی خوارج کا ایک شدید جھٹکا لگا اس پر مستزاد کے اس معرکہ درع الفرات میں شامل سنی عسکری جماعتوں نے ایک بیان جاری کیا کہ ہم یہاں تک بس نہیں کرنے والے بلکہ ہم الباب سے ووتے ووتے حلب تک پہنچیں گے ان شاء اللہ یعنی ایک طرح سے شام میں صفائی تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔

؟ اس کے ساتھ ہی لیبیا میں دیکھا جائے تو وہاں بھی داعش کے پاس تقریباً صرف 800 میٹر کا علاقہ باقی بچا ہے اپنی مزعوم خلافت چلانے کے لئے۔

؟ نائجیریا میں ان کی بیعت کردہ جماعت بوکو حرام کے دو دھڑے بن گئے جو بیچارے خلافت کے حصول کے لئے آپس میں ہی لڑ رہے ہیں، وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ٹھیک طرح اور بھیمانہ انداز سے مسلمانوں کی تکفیر کرنے میں متشدد نہیں لے۔ لہذا اس کو امیر بننے کا کوئی حق نہیں لے۔ لہذا اسے ابھی ہم سے مزید کچھ خارجیت کے عقائد سیکھنے دو گے۔

؟ افغانستان میں یہ بیچارے ویسے ہی جگہ ہونے رہے ہیں کہ سر کے آگے چھپائیں۔

؟ ان کے لیڈران کو دیکھا جائے تو ابو محمد عدنانی، ابو عمر شیشانی، احمد خطاب

عمر ، ملا عبد الرؤف ، حافظ سعید خان وغیرہ  
، یعنی الغرض ، شامی ، عراقی ، خراسانی  
، بنگلہ دیشی سب لیہ مارے جاچکے ہیں اور  
ایک طرح سے ان کی گمر تو پلے ہی ٹوٹ چکی  
ہے

? رتی سے تہی کسر اب عراق میں موصل شہر کا  
فیصلہ کن اپریشن نکال دے گا ہے جہاں  
تقریباً ایک لاکھ آرمی ان کا گھیراؤ کیے  
ہوئے جن میں ایک طرف سے عراقی فورسز ،  
اور دوسری طرف سے کرد فورسز حصہ لے رہی ہیں  
اور اندر بمشکل 7000 داعشی دیکھیں اب کیسے  
اپنا سر چھپاتے ہیں

? عراقیوں کے علاقے تھا ، جہاں داعش نے  
موصل میں اپنی خلافت کا بگل بجایا تھا اور  
اسی عراق میں چند سو عراقی فوجیوں کے علاوہ  
ہزاروں نئے افراد کو مرتد و کافر قرار دے  
کر اجتماعی قتل عام کیا تھا ، اور عراقی  
افواج کا جدید سے جدید اسلحہ بھی سمیٹا  
تھا

? داعش اپنی کئی ویں یوز میں عراقی فوج سے  
چھینے گئے میزائل ، بکتر بند گاڑیاں اور  
میزائل کی نمائش کرتے تھکتے نہیں تھے  
لیکن آج جب ان کے استعمال کا وقت آیا ہے  
تو رات فرار اختیار کر گئی اور صوبہ نینوی  
اور اسکے صدر مقام موصل کے علاوہ باقی تمام  
علاقوں سے نہ صرف انکا صفایا ہو چکا ہے  
بلکہ اب نینوی کے قبضہ کے دن بھی تھوڑے ہی  
نظر آ رہے ہیں

?? سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر ہوا کیا  
ہے؟؟؟

**اس میں درج ذیل نکات قابل غور ہیں:**

? دو سال قبل عراقی سنی علاقوں میں عراقی  
شیعہ اکثریتی حکومت کے خلاف حقوق کے غصب

اور دیوار کے ساتھ لگائے جانے پر شدید بے چینی اور بغاوت کے جذبات موجود تھے، اور عراقی فورسز کا ان علاقوں پر کنٹرول برائے نام تھا۔ ان علاقوں کو سنی قبائل کے سردار نے چلا رکھا تھا اور یہی عراقی حکومتی رٹ کو ان علاقوں میں قائم کرنے کا سبب تھا۔

لیکن مرکزی حکومت کے مسلسل نظر انداز کئے جانے پر شدید غصے کا شکار تھے۔ اسی صورتحال کا فائدہ ان علاقوں میں پہلے ہی موجود القاعدہ سے منحرف گروہوں کو دہلیز فراہم کرنے کے لیے اٹھایا اور مقامی قبائلیوں کو ساتھ ملا کر عراقی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ اور دیکھتے دیکھتے عراقی حکومتی فورسز ان علاقوں میں دریا میں تنکے کی مانند نظر آنے لگی جس کے سبب ٹیکٹیکل و رال کو یہ مناسب عسکری اقدام سمجھا گیا۔

جبکہ مقامی سنی قبائل کی عراقی حکومت کے خلاف تعاون کو دیکھ کر دولت اسلامیہ فی العراق نامی تنظیم نے اسے باہر لے کر آگئی اور اپنی مزموم خلافت کی بنیاد رکھ دی۔

داعش کے وجود میں آنے کے بعد، عراقی سنی قبائل میں سے جنہوں نے حکومت مخالف اس لڑائی میں عراقی حکومت کا ساتھ دیا تھا یا پھر وہ بالکل غیر جانبدار رہے تھے، ان دونوں قسم کے لوگوں کو داعش کی بربریت کا سامنا کرنا پڑا۔ زارو کی تعداد میں سنی نوجوانوں کو ان کے علاقوں اور دیہاتوں سے اغواء کر کے اجتماعی قتل عام کیا گیا اور انہیں کافر مرتد اور رافضی یا سرکاری ملازم قرار دینے کے لیے اپنی خواہشات کو پورا کیا گیا۔

سنی قبائل، جو عراقی شیعہ اکثریتی حکومت کے جور جبر سے تنگ تھے، جلد ہی انکو احساس ہوا کہ ایک شر سے تو انہوں نے اپنے

اپکو کامیابی سے نکال لیا مگر اس سے بڑے  
شر کا دروازہ خود پر کھول بیٹھا۔  
لیکن اب پچھتاوت کیا ہوتی ہے، جب چڑیا چگ  
جائے کھیت!

سنی قبائل کی عراقی حکومت سے آزادی کی  
تحریک کو داعش نے نہ صرف یرغمال بنایا  
بلکہ تمام سنی قبائل کو بھی یرغمال بنا  
لیا۔ قبائلی سرداروں کا قتل، بے وقعتی اور  
رسوائی کا ارتکاب شروع کر دیا۔

جس طرح عراقی سنی عوام کا لاوا پلا  
عراقی حکومت کے خلاف ابلا تھا، اس مرتبہ اس  
سے بھی بھیانک لاوا داعش کے خلاف جوش کھانے  
لگا تھا۔ بس یہی وہ مناسب وقت تھا، جس کا  
عراقی حکومت اور فورسز کو انتظار تھا۔  
عراقی حکومت نے سنی عوام کی محرومیوں کو  
دور کرنے اور عراقی حکومت میں باقاعدہ  
نمائندگی دینے کے وعدے کر کے، مقامی  
قبائل کو ایک مرتبہ پھر اپنا حلیف اور  
اتحادی بنا لیا اور نتیجہ وہی نکلا، جو  
اب آج پڑھ اور دیکھ رہے ہیں۔

داعش نے قبائلی طرز زندگی سے سیاسی فائدہ  
اٹھانے کی بجائے، اپنے دشمنوں عراقی حکومت  
اور افواج کو اسکا موقع دیا، جو انہوں  
ضائع نہیں ہونا دیا۔

آخر میں، ایک اہم بات، کہ وہ داعش کے  
قبضے میں موجود عراقی اسلحہ کا کیا بنا،  
وہ کہا گیا، چلا کیوں نہیں؟؟؟

**اس کا جواب بھی نہایت سادہ ہے!**

چند فوجی گاڑیاں یا ٹینک یا میزائل قبضے  
میں لینا اور پھر ان سے ایک ریاست سے لڑنا  
احتمالاً سوچ ہے۔

دوسرا کہ ان سب کو حاصل کر لینا الگ بات ہے مگر ان کو چلانے کی صلاحیت اور اہلیت رکھنا ایک علیحدہ امر ہے

الغرض، اس وقت عراق، داعش کی نجاست سے جدا ہے ایک جانب آزادی حاصل کر رہا ہے، دوسری عراقی حکومت بھی اس مرتبہ کچھ بالغ نظر رہی ہے

یہی وجہ تھی کہ گزشتہ دنوں شیعہ انتہاء پسند رہنما، مقتدی الصدر نے عراقی حکومت کے خلاف باغیانہ تحریک چلائی

کیونکہ عراقی حکومت نے سعودی سفارتکاری اور امریکی اثررسوخ کی وجہ سے سنیوں کا عراقی حکومت میں کردار نہ صرف تسلیم کر لیا ہے بلکہ عراق اور اسکی فورسز پر موجود انتہاء پسند شیعہ گروہوں اور ایران کے اثرات کی روک تھام کے لئے اقدامات بھی شروع کر دیئے ہیں

اسکی ایک سادہ سی اور بڑی عمدہ مثال، عراقی وزیر اعظم حیدر العبادی کا اپنے پرسنل سیکیورٹی کے لئے عراقی فوج کے ایک گرو جرنل 350 کرد سپیشل فورسز اہلکار کو تعینات کرنا ہے

امید کی جاسکتی ہے کہ سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کا عراق میں سفارتخانہ کھولنا، ایرانی اثرات کو توازن بخشے گا اور عراق کی صورتحال کچھ بہتر اور مستحکم ہوگی

کیا خوب اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں بیان فرمایا ہے :

قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ : وَ-ال-لَّيْلَةَ غَمَّالِبِ  
عَلَيْهِ أَمْرٌهُ - وَ-لَيْكِن - أَكْثَرُ  
الذَّاسِ لَا يَرَعُونَ (يوسف / 21)  
ترجمہ: اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے  
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

]]]] الفتن ما نيترنگ سيكشن، ادارہ  
رد فتن]]]]